جلد ۳۴ | یکم ماہ امان ۱۳۲۵ ہش | ۲۶ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ | یکم مارچ ۱۹۴۶ء | نمبر ۵۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ر تبلیغ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور کان درد کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق ۲۷ر فروری کی اطلاع یہ ہے کہ نسبتاً بہت افاقہ ہے صحت روبہ ترقی ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں۔

یکم مارچ سے قادیان سنٹر میں میٹرکولیشن کا امتحان شروع ہو رہا ہے۔ جس میں ۷۵ طلبا تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اور ۹ طالبات نصرت گرلز ہائی سکول کی شامل ہو رہی ہیں۔ باقی ۸۸ طلباء مقامی آریہ سکول اور ننگل والہ سکھ سکول کے ہیں :۔

خطبہ جمعہ

چندہ تحریک جدید میں حصہ لیکر عظیم الشان فرائض کی ادائیگی کے لئے بہت بڑے اخراجات کی ضرورت پوری کیجائے

قادیان کے علاقہ سے خالص احمدیت کے ٹکٹ پر چوہدری فتح محمد صاحب کی شاندار کامیابی نے احرار کے دعویٰ کو جھوٹا ثابت کر دیا

الیکشن کے سلسلہ میں احمدی خواتین اور مردوں کے اخلاص کی شاندار مثالیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ر فروری ۱۹۴۶ء

(مرتبہ ۔ قریشی عبدالکریم صاحب)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

پہلے تو میں جماعتوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اس دفعہ الیکشن کی وجہ سے

تحریک جدید کے چندوں کی آخری تاریخ

لمبی کر دی گئی تھی۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ اس میں بھی لوگوں کے لئے کام کا ختم کرنا مشکل ہوگا کیونکہ بعض جگہوں پر پندرہ تاریخ کو الیکشن ختم ہوئے ہیں بعض جگہوں پر سترہ ۱۷ اٹھارہ ۱۸ تاریخ کو اور بعض جگہ پر بیس تاریخ کو۔ پھر لوگ الیکشن ختم کر کے اپنے گھروں کو واپس گئے ہونگے۔ اور کچھ دن اپنی تکانیں دور کی ہونگی۔ اس لئے بجائے ۲۸ فروری کے میں

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ دس مارچ

مقرر کرتا ہوں۔ جو وعدے دس مارچ تک ہمیں پہنچ جائیں گے یا وہ وعدے اور خطوط جن پر ڈاکخانہ کی دس مارچ کی مہریں لگی ہوئی ہونگی ان تمام وعدوں کو قبول کر لیا جائے گا۔ سوائے ہندوستان کے اُن علاقوں کے

جہاں اردو نہیں بولی جاتی

کہ ان علاقوں میں حسب قاعدہ اپریل تک کے وعدے قبول کئے جائینگے اور ہندوستان سے باہر کے وعدے جُون کے آخر تک قبول کئے جائینگے میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے دوست اپنے اس نازک فرض کو پہچانتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کریں گے اور جن لوگوں نے پہلی تحریک میں حصہ لیا ہے۔ جہاں تک ممکن ہوسکے پہلے سے زیادہ حصّہ لینے کی کوشش کریں گے۔ اسی طرح

جنہوں نے پہلی تحریک میں حصّہ نہیں لیا

اور وہ دفتر دوم میں پچھلے سال شامل ہوئے تھے۔ وہ اپنے وعدے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ان کے وعدے انیس سال کے لئے ہیں جلد از جلد اپنے وعدوں کو لکھوا دیں گے۔ اور وہ جو ابھی تک اس نئی تحریک میں شامل نہیں ہوئے وہ بھی اس میں شامل ہونے کی کوشش کریں گے۔ ہماری جماعت کے دوستوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ

ہمارے سامنے ایک بہت بڑا کام

ہے۔ ہمارے مبلغ بیرونجات میں گئے ہیں اور اب وہاں خرچ کا سلسلہ باوجود انسانی قربانی کے زیادہ سے زیادہ بڑھتا چلا جائے گا۔ پھر کئی ممالک میں

ہمارے لئے تبلیغ کے نئے راستے

کھل رہے ہیں مثلاً ملایا میں ہمارے مبلغ پہلے قید تھے جاوا میں قید تھے۔ سماٹرا میں قید تھے اور راستے بند تھے جس کی وجہ سے ان کو خرچ نہیں بھیجا جاسکتا تھا۔ لیکن اب راستے کھل گئے ہیں۔ اور اب پھر ان کو خرچ بھیجنا شروع کیا جائے گا۔ تحریک جدید کے

جو مبلغ گذشتہ عرصہ میں قید رہے

ہیں اُن کا ماہوار خرچ جب سے کہ وہ قید ہوئے ہیں۔ ہماری طرف سے خزانہ میں الگ جمع کر دیا جاتا تھا۔ تاکہ وہ جب بھی آزاد ہوں ان کی رقوم ادا کی جاسکیں لیکن

صدر انجمن احمدیہ سے غفلت ہوئی

اور شروع میں اُس نے اس طرف توجہ نہیں کی بعد میں میرے کہنے پر صدر انجمن احمدیہ کے مبلغین کا بھی اسی طرح انتظام کیا گیا۔ یہ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے صرف اُسی دن سے ان کا روپیہ جمع کیا ہے۔ جس دن میں نے حکم دیا تھا یا جب سے کہ وہ قید ہوئے بہرحال انہوں نے بھی اپنے مبلغین کا خرچ علیحدہ جمع کرنا شروع کر دیا تھا جہانتک

تحریک جدید کے مبلغین کا سوال

ہے ان کی رقوم ہمارے خزانے میں الگ ان کے نام سے جمع ہوتی رہی ہیں۔ اس لئے جونہی روپیہ بھیجنے کی اجازت ہوگئی ہم ان کے نام پر جمع کی ہوئی رقوم میں سے اُن کا خرچ انہیں بھیج دیں گے لیکن گزشتہ تبلیغ اور اس تبلیغ میں ایک فرق ہے۔ اب ہم

زیادہ زور سے تبلیغ

کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے ہم نے صرف مختلف جگہوں پر مبلغ بٹھائے ہوئے تھے۔ لیکن اب ہمارا منشاء یہ ہے۔ کہ ہر جگہ لوگوں کے لئے لٹریچر بھی مہیا کریں تاکہ اس کے ذریعہ لاکھوں آدمیوں تک سلسلہ کا پیغام پہنچ سکے۔ پس یہ

عظیم الشان ذمہ داری کا کام

جو ہمارے سامنے آنے والا ہے۔ اس کے لئے ہمیں تیار رہنا چاہئے بعض تبلیغ کے نئے راستے کھلے ہیں۔ بعض کھل رہے ہیں اور بعض کھلنے والے ہیں امریکہ کی طرف ہمارا مبلغ روانہ ہوگیا ہوگا۔ یا کل پرسوں تک انشاء اللہ روانہ ہوجائیگا۔ کیونکہ جہاز والوں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ بائیس سے پچیس تک جو جہاز جائے گا۔ اس میں خلیل احمد صاحب ناصر کو جگہ دے دی جائیگی۔ پس یا تو ان کو آج جگہ مل گئی ہوگی۔ یا کل پرسوں اور اترسوں تک مل جائے گی۔ اور اس طرح

امریکہ کی طرف ہمارا تحریک جدید کا پہلا مبلغ

روانہ ہوجائے گا۔ گو تبلیغ کا کام ابھی شروع نہیں ہوگا۔ کیونکہ خلیل احمد صاحب ناصر کو پاسپورٹ طالب علم کی حیثیت سے ملا ہے۔ وہ وہاں کسی یونیورسٹی میں داخل ہوں گے۔ اور اس کے بعد اگر گورنمنٹ نے اجازت دی تو وہ وہاں رہ سکیں گے ورنہ پھر کسی دوسرے ملک میں واپس کر انہیں دوبارہ پاسپورٹ لیکر جانا ہوگا

دو اور مبلغ بھی تیار ہیں

جن کے متعلق محکمہ کی طرف سے سستی برتی گئی ہے۔ اور اب تک ان کے پاسپورٹ مکمل نہیں کئے گئے اُن سے جب پوچھا گیا

کہ کیوں ابھی تک ان کے پاسپورٹ مکمل نہیں ہوئے۔ تو منتظم صاحب نے جواب دیا۔ کہ ابھی ان دونوں کے متعلق غور کیا جا رہا ہے۔ کہ آیا وہ پاسپورٹ کے لئے درخواست دیں یا نہ دیں۔ گویا انہوں نے ایک سال درخواست دینے کے لئے غور کرنے پر لگا دیا۔ جس کی وجہ سے ان دونوں کو پاسپورٹ نہیں مل سکے۔ اور چونکہ مبلغ کی حیثیت میں پاسپورٹ حاصل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اس لئے اب وہاں ہمیں کسی اور ذریعہ سے جانا ہوگا۔ اور چونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ یہ کام خدا تعالےٰ کا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ ہمیں کوئی نہ کوئی تدبیر ضرور سمجھا دے گا۔ یا کسی نہ کسی رنگ میں ان کے افسروں کی عقلوں پر پتھر ڈال دے گا۔ جس کی وجہ سے ہمارے آدمی باوجود مخالفت کے ان ملکوں میں گھس ہی جائیں گے۔

پس ایک وسیع کام ہمارے سامنے ہے۔ اس لئے ہمیں اب

ہر قدم آگے کی طرف ہی بڑھانا چاہیئے

اور تحریک جدید کا دَورِ اول ہمیں شاندار طور پر ختم کرنا چاہیئے۔ اس سال کو ملا کر آٹھ سال باقی رہ جاتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اس عرصہ میں ہم دَورِ دوم کو اتنا مکمل کر لیں۔ کہ اس کی آمد دَورِ اول سے بڑھ جائے۔ ابھی تو دَورِ دوم کے وعدے بہت کم ہیں۔ پچھلے سال ۵۵ یا ۶۰ ہزار کے وعدے ہوئے تھے۔ جن میں سے صرف ۴۳ ہزار روپیہ وصول ہوا۔ ضرورت یہ ہے کہ اس دَور کو ہم

پہلے سے بھی زیادہ شاندار بنانیکی کوشش

کریں۔ اس دفعہ دفتر چونکہ زیادہ کوشش کر رہا ہے۔ اس لئے امید ہے۔ کہ پچھلے سال سے وعدے زیادہ ہونگے۔ اس کے بعد تحریک جدید کے دَورِ سوم دَورِ چہارم اور دَورِ پنجم آئیں گے۔ اور

ہم دین کے لئے قربانیاں کرتے چلے جائینگے

جس دن ہم نے دین کے لئے جدوجہد چھوڑ دی۔ اور جس دن ہم میں وہ لوگ پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے کہا۔ کہ دَورِ اول بھی گزر گیا۔ دَورِ دوم بھی گزر گیا۔ دَورِ سوم بھی گزر گیا۔ دَورِ چہارم بھی گزر گیا۔ دَورِ پنجم بھی گزر گیا۔ دَورِ ششم بھی گزر گیا۔ دَورِ ہفتم بھی گزر گیا۔ اب ہم کب تک اس قسم کی قربانیاں کرتے چلے جائیں گے۔ آخر کہیں نہ کہیں اس کو ختم بھی تو کرنا چاہیئے۔ وہ اقرار ہوگا ان لوگوں کا کہ اب ہماری

روحانیت مُردہ ہو چکی

ہے۔ اور ہمارے ایمان کمزور ہو گئے ہیں۔ ہم تو امید رکھتے ہیں۔ کہ

تحریک جدید کے یہ دَور غیر محدود ہونگے۔

اور جس طرح آسمان کے ستارے گنے نہیں جاتے۔ اسی طرح تحریک جدید کے دَور بھی گنے نہیں جائیں گے۔ جس طرح اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا۔ کہ تیری نسل گنی نہیں جائے گی۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی نسل نے دین کا بہت کام کیا۔ یہی حال تحریکِ جدید کا ہے۔ تحریک جدید کا دَور چونکہ آدمیوں کا نہیں۔ بلکہ دین کے لئے قربانی کرنے کے سالوں کا مجموعہ ہے۔ اس لئے اس کے دَور بھی اگر نہ گنے جائیں۔ تو یہ ایک عظیم الشان بنیاد

اسلام اور احمدیت کی مضبوطی

کی ہوگی۔

اس کے بعد میں اس امر کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جس کے متعلق دوستوں کو کل معلوم ہی ہو چکا ہے۔ یعنی چودھری فتح محمد صاحب اس حلقے سے ہمارے صوبہ کی اسمبلی کی ممبری کے لئے خدا تعالےٰ کے فضل سے منتخب ہو گئے ہیں۔ سوال اس وقت

چودھری صاحب کی کامیابی

کا نہیں۔ یا اس بات کا نہیں۔ کہ اسمبلی کی ممبری میں ایک احمدی کامیاب ہو گیا ہے۔ اسمبلی میں پہلے بھی احمدی ممبر کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ مثلاً چودھری ظفر اللہ خان صاحب۔ چودھری اسد اللہ خان صاحب اور پیر اکبر علی صاحب

بھی اسمبلی کے ممبر رہے ہیں۔

پس خالی اس بات کا سوال نہیں کہ ایک احمدی اسمبلی کا ممبر ہوگیا۔ بلکہ ہمیں جو خوشی ہے وہ یہ ہے کہ

قادیان کے علاقہ سے

جس کے متعلق آج سے گیارہ سال پہلے احرار نے یہ دعوے کیا تھا کہ ہم نے احمدیت کو یہاں کچل دیا ہے۔ اس حلقے میں سے لیگ کے ٹکٹ پر نہیں یونینسٹ کے ٹکٹ پر نہیں بلکہ

خالص احمدیت کے ٹکٹ پر

ایک احمدی کامیاب ہوا ہے۔ ہم نے لیگ سے ٹکٹ طلب کیا تھا۔ مگر انہوں نے نہیں دیا۔ ہم نے یونینسٹ سے صرف اتنا کہا تھا۔ کہ تم صرف اپنے ہاتھ شرارت سے روک لو۔ اور افسرانہ دخل اندازی سے باز آجاؤ مگر انہوں نے کہا ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ اور انہوں نے ہمارے خلاف سارا زور لگایا بلکہ

تمام پنجاب میں گورنمنٹ کا زور

کسی بھی تحصیل میں اتنا نہیں لگا۔ جتنا بٹالہ کی تحصیل میں۔ وہ تمام کارروائیاں جو ہمارے خلاف کی جا سکتی تھیں۔ کی گئیں۔ حتیٰ کہ مجھے مرزا ناصر احمد نے سنایا کہ گورداسپور میں یونینسٹ پارٹی کے ایک آدمی نے جو لوگوں میں اپنے آپ کو وزیر اعظم کا پرسنل اسسٹنٹ قرار دیتا تھا (گو مرزا ناصر احمد کے سامنے اس نے اس سے انکار کیا) کہا کہ جو زور ہم نے یہاں یونینسٹ نمائندہ کی تائید میں لگایا ہے۔ سارے پنجاب میں اتنا زور کہیں نہیں لگایا۔ مگر باوجود اس کے

خدا تعالےٰ نے احمدیت کو کامیاب کر کے بتا دیا

کہ احرار کا یہ دعوے کہ ہم نے قادیان کے مرکز میں احمدیت کو کچل دیا ہے کتنا جھوٹا ہے آج سے گیارہ سال پہلے یہاں کا کوئی احمدی ڈسٹرکٹ بورڈ کا بھی ممبر نہیں تھا۔ لیکن آج

گورنمنٹ کی شدید مخالفت کے باوجود

پنجاب کی اسمبلی میں احمدی ممبر آگیا ہے۔ دراصل خدا تعالےٰ نے اپنی حکمت سے ہی لیگ کو روک دیا کہ وہ ہمیں ٹکٹ نہ دے کیونکہ اگر ہم لیگ کا ٹکٹ لیکر جیت جاتے تو لوگ کہتے احمدی تو مردہ ہیں لیگ کی مدد سے کامیاب ہو گئے ہیں۔

اگر یونینسٹ سمجھوتہ کر لیتے

تو لوگ کہہ دیتے کہ احمدیت تو مر ہی چکی ہے۔ یہ تو گورنمنٹ کی مدد سے کامیاب ہوئے ہیں۔ یا ایک طاقتور پارٹی کی مدد سے کامیاب ہو گئے ہیں مگر خدا تعالےٰ نے ان دونوں باتوں سے ہمیں محروم کر دیا اس وقت ہم سمجھتے تھے۔ کہ ہمارے ساتھ برا سلوک ہوا ہے مگر خدا تعالیٰ نے بعد میں سمجھا دیا کہ ہمارے ساتھ اچھا ہوا۔ برا نہیں ہوا۔ کیونکہ اس ذریعہ سے ثابت ہوگیا۔ کہ

احمدی ممبر احمدیت کے زور پر اسمبلی نکلا

چنانچہ ۶۳۶۸ ووٹ ہم نے حاصل کئے۔ مگر چونکہ کچھ ووٹوں میں گڑبڑ بھی ہوئی ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کے حساب سے ۶۲۶۶ ووٹ ہم نے حاصل کئے ہیں ان میں سے

احمدی ووٹ ۵۰۰۰ ہیں

گویا خدا تعالےٰ نے جماعت کو اتنی ترقی دی کہ آج پانچ ہزار ووٹ صرف ایک تحصیل میں ہیں۔ اگر عام نسبت کو مدنظر رکھا جائے یعنی اس بات کو کہ ہمارے ملک میں ووٹر آبادی کا دسواں حصہ ہیں تو صرف

تحصیل بٹالہ میں پچاس ہزار احمدی

ثابت ہوتے ہیں مگر ہماری جماعت کے ووٹ دینے والوں کی نسبت اس سے زیادہ ہے۔ اس لئے اس قدر اندازہ لگانا درست نہیں۔ پس یہاں صرف ممبری کا ہی سوال نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کی تعداد اور اسکی عظمت کو بھی ظاہر کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارا ووٹ اس تحصیل میں ۶۸۰۰ تھا مگر بہت سے ووٹ ضائع ہو گئے۔ جسکی وجہ یہ تھی کہ تجربہ نہیں تھا۔ اگر کوشش کی جاتی تو

سات ہزار سے بھی زیادہ احمدی ووٹ

ہوتے۔ درحقیقت ہماری تعداد اس تحصیل میں قادیان کو ملا کر میرے خیال میں بیس پچیس ہزار کے قریب ہے۔ لیکن اگر سات ہزار ووٹ ہوتے تو

گورنمنٹ کے حساب کی رو سے ہماری تعداد ستر ہزار

ہوتی پھر گورداسپور میں بھی ہمارا دو ہزار کے قریب ووٹ موجود تھا جو ثبوت ہے اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو روز بروز ترقی دیتا چلا جاتا ہے۔ اور یہ ایک ایسا ثبوت ہے۔ جو ہمارا پیش کیا ہوا نہیں بلکہ

گورنمنٹ کی آراء شماری

اس کا ثبوت پیش کرتی ہے۔ میں نے پچھلے سے پچھلے

خطبہ جمعہ میں

جماعت احمدیہ کے متعلق اعتراض

کیا تھا۔ کہ انہوں نے پوری قربانی سے کام نہیں لیا۔ اور جیسے کمزور انسان کا قاعدہ ہوتا ہے۔ کہ جب اُسے کوئی تکلیف پہونچے۔ تو وہ اپنے سے نچلے سے اس کا بدلہ لیتا ہے۔ اسی طرح انہوں نے بھی بجائے اس کے کہ اس پر فخر کرتے اور خوش ہوتے۔ کہ ہمیں تو جھاڑ پڑ گئی۔ لیکن ہماری عورتیں تو کچھ کر کے آگئیں۔ انہوں نے گھروں میں جا کر عورتوں کو طعنے دینے شروع کر دیئے۔ کہ تمہاری وجہ سے ہمیں جھاڑ پڑی ہے۔ گویا مطلب یہ تھا کہ تم بھی کام نہ کرتیں تو کیا ہی اچھا ہوتا ہماری ناک تو بچ جاتی۔ حالانکہ یہ کتنی غلطی تھی۔ اپنی ناک کو اونچا کر کے عزت حاصل کرنی چاہیئے یا دوسرے کی ناک کٹوا کر عزت حاصل کرنی چاہیئے۔ مجھے عورتوں نے یہ بات بتائی کہ ہمارے مرد یوں طعنہ دیتے ہیں تو میں نے انہیں کہا

ہارے ہوئے طعنے ہی دیا کرتے ہیں۔

تم پرواہ نہ کرو مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عورتوں نے واقعہ میں نہایت اعلےٰ کام کیا ہے۔ بعد میں مجھے

ایک اور مثال

کا پتہ لگا جو حیرت انگیز تھی۔ اور جس نے قادیان کی مثالوں کو بھی مات کر دیا۔ ہمارے جو آدمی الیکشن کے کام کے لئے گئے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے سنایا کہ ایک گاؤں میں ایک احمدی عورت ووٹر تھی۔ جس کا ہمیں علم نہیں تھا۔ ووٹ دینے کی مقررہ تاریخ سے ایک یا دو دن پہلے اسے اسقاط حمل ہو گیا اور چونکہ ہمیں پتہ نہیں تھا کہ وہ ووٹر ہے اس لئے ہم نے وہاں کوئی سواری نہ بھجوائی اس دن جب کئی گھنٹے ووٹنگ پر گزر گئے۔ تو ایک آدمی نے آکر بتایا کہ فلاں جگہ

ایک عورت بیہوش پڑی تھی

اور لوگ اس کو اٹھا کر اس کے گاؤں واپس لے گئے ہیں۔ اس کی باتوں سے پتہ لگتا تھا کہ وہ ووٹ دینے آئی تھی۔ چنانچہ ہمارے آدمی وہاں گئے لیکن وہ وہاں نہیں تھی۔ اس پر انہوں نے فوراً اس کے لئے اس کے گاؤں میں سواری بھیجی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ اپنی اس بیماری کی حالت میں ہی چل پڑی اور اپنے گاؤں سے دو میل دور آکر بیہوش ہو کر گر پڑی۔ گاؤں والوں نے اُسے اٹھایا اور واپس لے گئے لیکن جب اُسے ہوش آیا تو وہ اٹھ کر پھر دوڑنے لگی اور کہا کہ میں نے تو ووٹ دینا ہے۔ اسی اثناء میں سواری بھی پہنچ گئی اور وہ اس پر سوار ہو کر ووٹ دینے آگئی۔ اس نے بتایا کہ میں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ خلیفۃ المسیح نے کہا ہے۔ کہ جس سے ممکن ہو وہ

ووٹ دینے کے لئے

ضرور پہونچ جائے۔ اس لئے میں اپنا سارا زور لگانا چاہتی تھی۔ کہ کسی نہ کسی طرح ووٹ دے آؤں۔ اس عرصہ میں بیرونجات سے آنے والے لوگوں میں سے بھی

بعض کی مثالیں بڑی شاندار

معلوم ہوئی ہیں۔ کل ہی مجھے ایک فوجی کا خط ملا ہے۔ وہ انبالہ میں تھا۔ یہاں سے اُسے تار دیا گیا کہ تمہارا ووٹ ہے۔ لیکن گورنمنٹ کی طرف سے جو چھٹی جاتی ہے۔ وہ نہیں گئی۔ وہ خط میں لکھتے ہیں۔ کہ جب تار وہاں پہونچا۔ تو دفتر کا افسر جو ہندو تھا۔ چونکہ یہ نہیں چاہتا تھا۔ کہ میں ووٹ کے لئے جاؤں۔ اس نے تار دبا دی۔ کرنل چھٹی پر جا رہا تھا۔ جب وہ چلا گیا۔ تو اس نے مجھے تار دکھائی۔ میں نے وہ تار اپنے نچلے افسر کو دی۔ اس نے کہا میں تو رخصت نہیں دے سکتا۔ بڑے افسر کے پاس جاؤ۔ میں اس بڑے افسر کے پاس گیا۔ تو اس نے کہا۔

کرنل کی موجودگی میں

چھٹی مل سکتی تھی۔ مگر اب کیا ہو سکتا ہے۔ پھر اس نے کہا۔ یہ تو بناوٹی تار ہے۔ میں نے کہا میرا ووٹ ہے۔ اور وہاں سے تار آیا ہے۔ بناوٹی نہیں۔ انہوں نے کہا کچھ بھی ہو۔

تمہیں چھٹی نہیں مل سکتی

میں وہاں سے آکر سیدھا سٹیشن کی طرف بھاگا۔ اور ریل میں سوار ہوا۔ امرت سر پہونچا۔ تو بٹالہ کی ریل روانہ ہو چکی تھی۔ وہاں سے دوڑ کر لاری لی۔ جب لاری بٹالہ پہونچی۔ تو قادیان کی ریل روانہ ہو چکی تھی۔ اس پر میں بٹالہ سے قادیان پیدل روانہ ہوا۔ اور دوڑتے ہوئے قادیان پہنچ کر اپنا ووٹ دیا۔ انہوں نے جگہ کا نام تو نہیں بتایا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ قادیان میں ہی آئے تھے۔ کیونکہ وہ لکھتے ہیں۔ کہ میں ووٹ دے کر خلیل احمد صاحب ناصر کے پاس جو انچارج تھے۔ آیا۔ اور کہا کہ ایسا واقعہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کوئی بات نہیں۔ تم چلے جاؤ۔ میں واپس آیا۔ تو پہلے مجھے قید کر دیا گیا۔ کہ تم بغیر چھٹی کیوں گئے تھے پھر میرا

رینک توڑ کر مجھے سپاہی بنا دیا گیا

اب دیکھو یہ دوست فوجی تھے۔ اور جانتے تھے کہ اگر میں بلا اجازت چلا گیا۔ تو مجھے قید کی سزا ملے گی۔ مگر باوجود اس کے وہ بھاگ کر یہاں آپہنچے۔ اور ووٹ دیا۔

یہی اخلاص ہے

جو قوموں کو کامیاب کیا کرتا ہے۔ لوگ تو مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ تم جنت کا لالچ دیکر یا دوزخ سے ڈرا کر کام لیتے ہو۔ حالانکہ ہم کسی کو دوزخ سے ڈرانے کے قائل ہی نہیں۔ نہ مذہبی طور پر اور نہ سیاسی طور پر۔ اگر ہم دشمن کو دوزخ سے ڈرائیں۔ تو احمدیوں کو تو ووٹ ملنا بالکل ہی ناممکن ہو جائے کیونکہ احمدیوں کی تعداد دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ہمیں یہ ضرورت ہی نہیں کہ ہم کسی کو دوزخ سے ڈرائیں۔ یا جنت کا لالچ دلاکر کام کرائیں۔ کیونکہ

ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے قومی بیداری

اس قسم کی پیدا ہو چکی ہے۔ کہ یہ بات جانتے ہوئے بھی کہ فلاں کام دنیوی ہے۔ اکثر لوگ اس کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو جاتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ دنیوی حقوق کو محفوظ کرنا بھی ثواب کا کام ہوتا ہے۔ اسی طرح میرے خطبہ کے بعد

قادیان والوں نے بھی فرض شناسی سے کام لیا

اور انہوں نے چالیس کے قریب سائیکل چند گھنٹوں کے اندر اندر میاں بشیر احمدؐ صاحب کے پاس پہنچا دیئے۔ اسی طرح بہت سے آدمیوں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور فوراً بیرونجات میں چلے گئے۔ آج الیکشن کے سلسلہ میں ہمارے کارکن مجھے ملنے آئے تو انہوں نے کہا۔ کہ

گاؤں کے احمدیوں نے تو کمال کر دیا

وہ سارے علاقہ میں ٹڈی دل کی طرح پھیل گئے تھے۔ بالخصوص گاؤں کے لوگوں نے اور ان میں سے بھی خصوصیت کے ساتھ دبجواں کھوکھر اور لودی ننگل۔ خان فتح۔ ننگل۔ اٹھوال۔ گلانوالی۔ دھرمکوٹ قلعہ ٹیک سنگھ وغیرہ وغیرہ تلونڈی والوں نے بھی اچھا کام کیا ہے۔ لیکن اتنا نہیں جتنی ان سے امید کی جاتی تھی۔ مگر بہرحال انہوں نے بھی اچھا کام کیا ہے۔ نکموں میں سے نہیں تھے۔ (میرا یہ ذکر الیکشن کے پہلے کی رپورٹ پر تھا۔ بعد میں انہوں نے جیسا کہ بتایا گیا ہے۔ اچھا کام کیا ہے) بعض اور جماعتوں نے بھی بہت عمدہ کام کیا ہے۔ لیکن اس وقت مجھے ان کے نام یاد نہیں رہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ان سب نے اس بات کا ثبوت دے دیا ہے۔ کہ

جب مومن کام کرنے پر آتا ہے

تو وہ ہر قسم کے عواقب سے نڈر ہو کر کام کرتا ہے۔ دبجواں میں مخالفین کی شرارت پر پولیس نے احمدیوں کے ووٹوں کو روکنے کی کوشش کی۔ مگر نوجوان مقابلہ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے تو اپنے آدمی لے کر جانے ہیں۔ خواہ پولیس دخل اندازی ہی کیوں نہ کرے۔ پولیس نے ایک دو ووٹروں کو روکے رکھا۔ اور باقیوں کو چھوڑ دیا۔ لیکن جب ہمارے دوسرے آدمی پہنچ گئے۔ تو باقیوں کو بھی انہوں نے چھوڑ دیا۔ بہرحال جماعت نے

نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاص کا نمونہ

دکھایا ہے۔ جہاں تک الیکشن کروانے کا سوال تھا۔ جماعت نے اپنی قربانی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اور

بے مثال قربانی

پیش کر کے جماعت کی ترقی کے لئے ایک راستہ کھول دیا ہے۔ اب ہمارے سامنے

ایک دوسرا مرحلہ

ہے۔ اور وہ یہ کہ چودھری صاحب وہاں جاکر ایسے رنگ میں کام کریں۔ جو

احمدیت کی شان کے مطابق

ہو۔ ہمارے ملک کی یہ خاص مصیبت ہے۔ کہ لوگ پارٹی بازیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اگر ایک ہندو کسی جگہ جاتا ہے۔ تو وہ مسلمانوں کا گلا کاٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر ایک مسلمان کسی جگہ جاتا ہے۔ تو وہ ہندوؤں کا گلا کاٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اگر کوئی سکھ جاتا ہے۔ تو وہ ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کا گلا کاٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ غرض ہر فرقہ کا آدمی دوسرے فرقے کا گلا کاٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک ضلع کا آدمی دوسرے ضلع میں جاتا ہے۔ تو دوسرے ضلع کے لوگوں کی ضرورتوں سے بالکل بے پروا ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک قوم کا آدمی دوسری قوم کے آدمیوں کا خیال نہیں کرتا۔ میں یہ تو

بڑی لمبی اور دور کی باتیں

کرتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ انہیں اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے سوا اور کسی کا بھی فکر نہیں ہوتا۔

پس ہمیں وہاں کھیل کود اور لڑائی جھگڑے کے لئے جانے کی ضرورت نہیں۔ اس کی بھی ضرورت نہیں۔ کہ ہم وہاں جاکر

اپنی جماعت کے لئے حقوق

مانگیں۔ یہ صحیح ہے کہ ہماری جماعت کو جب نقصان پہونچ رہا ہو۔ تو اس نقصان کو دور کرنے کی کوشش کرنے کے لئے وہاں ہمارا نمائندہ ہونا ضروری ہے۔ لیکن اصل کام یہ ہے۔ کہ ہمارا نمائندہ ایسے رنگ میں کام کرے۔ کہ

ہندوؤں اور مسلمانوں اور سکھوں کا آپس میں سمجھوتا ہوجائے

اور یہ قومیں مل جل کر کام کریں۔ اور صوبہ کی ترقی میں ممد و معاون ہوں۔ اور یہ صوبہ ایسی مثال قائم کرے۔ کہ سارے ہندوستان کے لوگوں کے اندر تعاون اور محبت کی روح پیدا ہوجائے۔ تاکہ ہمارا ملک جو اپنی بدبختی سے غلامی کے جوئے کے نیچے دبا چلا جا رہا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کے افراد کو بھی

آزادی کا سانس لینے کی توفیق

عطا فرمائے۔ جہانتک ہوسکے گا ہم بھی اپنے نمائندہ کو اس بارہ میں ہدایات دیتے رہیں گے۔ لیکن اصل بات یہی ہے۔ کہ جو کام کرنے والا ہوتا ہے۔ زیادہ تر اس کی اپنی ہی روح کام کرتی ہے۔ ورنہ سب قسم کی ہدایات دینے کے بعد بھی اگر انسان کے اندر ذاتی جوش نہ ہو۔ تو ساری ہدایات دھری کی دھری رہ جاتی ہیں۔ جیسے مثل مشہور ہے۔ کہ "پرنالہ اوتھے دا اوتھے" پس

ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے

کہ خدا تعالےٰ ہمارے پہلے نمائندہ کو جو احمدیت کے ٹکٹ پر الیکشن جیتا ہے۔ گو اب وہ مسلم لیگ کے ساتھ جماعتی ہدایت کے مطابق شامل ہوگیا ہے۔

احمدیت کا اچھا نمونہ بننے کی توفیق

عطا فرمائے۔ اور اس کو دوسروں کے لئے مثال بنائے۔ اور اس کے ذریعہ سے ملک کے فسادات اور جھگڑے دور ہوں۔ اور

ہر قوم اپنا حق پائے

اس کے ذریعہ سے نہ غیر قوموں کو کوئی تکلیف پہونچے۔ اور نہ اپنوں کو وہ اپنے لئے بھی مفید ہو۔ اور غیروں کے لئے بھی۔ اور ایک ایسی اچھی مثال قائم کرنے والا ہو۔ کہ پنجاب کی فضاء بدل جائے۔ اور پھر باقی ہندوستان کے صوبے بھی اس سے ہدایت

پائیں۔ اگر وہ اس میں کامیاب ہوجائیں۔ تو ہمارا وہ سارا وقت جو ان کے لئے جدوجہد میں صرف ہوا (اور جو اس خیال کے ماتحت دینی کاموں میں ایک حد تک کمی کرکے صرف کیا گیا۔ کہ اگر اس کا اچھا نتیجہ نکلا تو یہ بھی دین کی ترقی کا موجب ہوگا۔ اور اخلاق اور نیکی کے پھیلانے کا ذریعہ ہوگا) نیک نتائج پیدا کرنے والا ہوگا۔ اور ہمارے دلوں میں اس وقت کے صرف کرنے پر ملامت پیدا نہیں ہوگی۔ لیکن

اگر ہمارا ممبر بھی

ایک عام ممبر ہی ہوا۔ اگر ہمارا ممبر بھی اسی قسم کے جھگڑوں میں پڑا رہا جس میں دوسرے لوگ مبتلا ہیں۔ اور اگر وہ اس مقصد میں کامیاب نہ ہوا۔ جو ہمارا اصل مقصد ہے۔ تو ہمارے دل ہمیں ملامت کریں گے کہ ہم نے اپنے وقت کو بلا وجہ ضائع کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء

ہے کہ وہ ہمیں اس ملامت اور حسرت سے بچائے۔ اور ایسے سامان پیدا کرے۔ کہ ہمارے ممبر کی وجہ سے دوسرے ممبروں میں بھی صلح آشتی اور نیکی اور تقویٰ کی روح پیدا ہوجائے۔ اگرچہ بظاہر ایک آدمی ایک سو پچھتر ۱۷۵ میں سے کوئی بڑا کام نہیں کرسکتا۔ لیکن اپنے اخلاق کے زور اور تعلیم کی برتری سے وہ یقیناً نیک نتائج پیدا کرسکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمارے ممبر کو ایسے مواقع بہم پہنچائے۔ جن سے وہ ہمارے فائدہ کا موجب ہو۔ نہ کہ نقصان کا۔ اور وہ قوم اور ملک کی بہترین خدمت کرنے والا ثابت ہو۔

کونسل آف سٹیٹ کی فہرست ہائے انتخاب

کونسل آف سٹیٹ کے لئے پنجاب کے حلقہ جات رائے دہندگان کی ابتدائی فہرست ہائے انتخاب پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں شائع کی جائے گی۔ اور یکم مارچ ۱۹۴۶ء کو انہیں جملہ ڈپٹی کمشنران پنجاب کے دفاتر میں چسپاں کیا جائے گا۔ (۲) جو اشخاص ووٹ دینے کے اہل ہوں۔ ان کے نام مذکورہ فہرستوں میں نہ ہوں۔ اور وہ اپنے نام درج رجسٹر کرانا چاہتے ہوں۔ تو وہ ضوابط متعلقہ نظر ثانی فہرست ہائے انتخاب کونسل آف سٹیٹ کے ماتحت فہرستوں کی اشاعت کے ۲۱ دن کے اندر اپنے دعاوی اصالتاً یا بذریعہ ڈاک افسر متذکرہ فقرہ ۳ مندرجہ ذیل کی خدمت میں پیش کرسکتے ہیں۔ اسی طرح ایسے اشخاص کے ناموں کو جو اہل نہیں ہیں۔ لیکن درج رجسٹر کئے گئے ہیں۔ خارج کرانے کے متعلق تمام اعتراضات مذکورہ بالا میعاد کے اندر پیش کرنے چاہئیں۔ (۳) کسی تعلیمی حیثیت کے متعلق دعاوی یا اعتراضات رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کے پاس پیش کئے جائیں گے۔ باقی جملہ دعاوی یا اعتراضات اس ڈویژن کے کمشنر کی خدمت میں پیش کرنے چاہئیں جس میں دعویٰ گذار یا وہ شخص جس کے خلاف اعتراض اٹھایا گیا ہو اقامت رکھتا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان

احرار کی کھلی کھلی ناکامی و نامرادی کا تازہ واقعہ

نشان کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائیگا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنیوالی ہے
یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چھپاتا ہے
تیری اک روز اے گستاخ شامت آنیوالی ہے
تیرے مکروں سے اے جاہل مرا نقصان نہیں ہرگز
کہ یہ جان آگ میں پڑ کر سلامت آنیوالی ہے
اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنیوالی ہے
بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تو نے اور چھپایا حق
مگر یہ یاد رکھ اک دن ندامت آنیوالی ہے
خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو اب یہ کرامت آنیوالی ہے
خدا کے پاک بندوں سے جو دشمنی ہو جاتی ہے
یہی نصرت اسے یہ علامت آنیوالی ہے
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حقیقتاً ابھی عرصہ ہوا - کہ "احرار اسلام" کہلانے والے احمدیت کو مٹانے کا دعویٰ کر کے تمام معاندین کا سہارا لے کر کھڑے ہو بیٹھے اور اسلام کے نام پر غریب مسلمانوں کی جیبوں پر دل کھول کر ڈاکے ڈالے - بعض نادان افسر بھی ان کی پشت پناہ بن گئے - اور ان کی ہر طرح امداد کرنے لگے - اس طرح احرار نے سخت گالی گلوچ و سب و شتم اور فتنہ و فساد کا بازار گرم کر دیا اور فسادوں کے نعروں اور سخت شرمناک حرکات کیں - اور اس قدر جھوٹ بولے کہ الامان - ان ایام میں ایسا معلوم ہوتا تھا - کہ یہاں حکومت کوئی نہیں گلیوں میں تنگی اور درختوں کے پتے بھی ہمارے لئے مسموم معلوم ہوتے تھے مگر جماعت احمدیہ اپنے آقا و مولا کی اس تعلیم پر عمل پیرا رہی۔

اے میرے پیارو شکیب و صبر کی عادت کرو
وہ اگر پھیلائیں بدبو تم بنو مشک تاتار
گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو ان کو کہ چھپوائیں وہ ایسے اشتہار
چپ رہو تم دیکھ کر ان کے رسالوں میں ستم
دم نہ مارو گر وہ ماریں اور کر دیں حال زار
دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدت گرمی کا ہے محتاج باران بہار

اس نازک وقت میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک طرف توجہ دعا و طاقت الاکرام سے احرار کو ان کی تمام شرارتوں میں ناکام و نامراد رکھا اور دوسری طرف یہ اعلان فرمایا گیا کہ "میں دیکھتا ہوں - کہ احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل رہی ہے" حضور کا یہ کہنا تھا کہ زمین احرار کے پاؤں کے نیچے سے نکلنا شروع ہو گئی۔ اور وہ گالیاں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بڑے طمطراق سے دیتے اور دلاتے تھے۔ انہی لوگوں کی زبان سے احرار کو سننی پڑیں۔ اور ہر جگہ ان کو ذلیل و رسوا ہونا پڑا۔ یہاں تک کہ الیکشن نے انہیں بالکل ننگا کر دیا۔ معاندین اسلام کی گود میں جا کر ان سے طلب منفعت کی اور تم کو تجربہ ذلت میں گرنے کی کوشش کرنے لگے۔ مگر ناکام و نامراد رہے۔ اس ناکامی کا اظہار اخبار زمیندار مورخہ ۲۳ فروری نے ان الفاظ میں کیا ہے

یونینسٹ پارٹی خاکسار اور احرار ہمیشہ کیلئے ختم ہو گئے مجلس احرار کے صدر کو پانچ ہزار ووٹوں سے زائد ووٹوں پر شکست فاش ہو گئی" ۴۴ اس کے بعد پیر فیض الحسن صاحب اور مظہر علی صاحب لیڈران احرار کی شکست فاش کا اعلان ہو گیا۔ اور اکثر اخباری امیدواروں کی ضمانتیں بھی ضبط ہو گئیں - یہ ہو دس کروڑ مسلمانان ہندوستان کے مدعی فاعتبروا یا اولی الابصار ۔
شیخ مشتاق حسین

جماعت احمدیہ سکندرآباد کی طرف سے صدقہ

جماعت احمدیہ سکندرآباد دکن نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے مبلغ یکصد روپیہ دار الشیوخ کے لئے بکرے ذبح کرنے کیواسطے ارسال فرمائے - سو ایک ایک دن کے وقفہ کے بعد بکرے ذبح کرائے گئے ہیں - اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کامل صحت عطا فرمائے :- (سیکرٹری دار الشیوخ کمیٹی)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت

بحیثیت کاسر الصلیب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل تمام دنیا پر صلیبی مذہب کا غلبہ تھا۔ پادریوں نے اپنے وسیع وسائل سے دین عیسوی کو اس قدر تقویت دے رکھی تھی - کہ یہ گمان کیا جا رہا تھا - کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ سے تائید یافتہ ان سب کے مفاسد کی اصلاح کے لئے نہ آیا تو تمام دنیا شرک میں مبتلا ہو کر "ثالث ثلاثہ" کا ورد کرنے لگ جائیگی - حکومت کا خود صلیبی مذہب کا پیرو ہونا - پادریوں کی بے باکیوں اور آزادانہ تبلیغ کے لئے ایک کارگر حربہ تھا۔ ہر ممکن طریق سے عوام الناس کو گمراہ کرنے میں یہ لوگ بہت کامیاب ہو رہے تھے - روپیہ پیسہ سے - حکومت کے اثر سے لوگوں کو مائل کیا جاتا تھا - اور دین عیسوی کو قبول کر لینے پر تمام گناہوں سے پاک ہو جانے کے وعدے دیئے جاتے - اباحت کے دروازے ان پر کھولے جاتے - سامان تعیش ان کے لئے مہیا کئے جاتے - اور وظیفے مقرر کئے جاتے غرضیکہ کوئی ایسا جائز و ناجائز ذریعہ نہ تھا - جس کو استعمال نہ کیا گیا - جاہل لوگ ان باتوں سے متاثر ہو کر عیسائیت کو قبول کر رہے تھے جو عیسائیت کو قبول کرنے کی وجہ سے وظیفے حاصل کرتے - اور آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتے - وہ دوسرے لوگوں کو اپنی کہانی سنا کر عیسائیت قبول کر لینے پر آمادہ کرتے - اس طرح لاکھوں اسلام کو خیرباد کہہ کر عیسائیت کا شکار ہو گئے - اور سید المعصومین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنا اپنا شیوہ ٹھہرا لیا۔

غرض ہر طرف دجالیت کا دور دورہ تھا۔ اور دین متین خستہ و پامال - کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق عین ضرورت کے وقت اپنے برگزیدہ کو اصلاح خلق کے لئے مامور کر دیا۔ اور دین اسلام کی شوکت کو قائم کرنے اور صلیبی فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔

پس سب سے پہلا اور روشن ثبوت حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کی صداقت کا یہ ہے کہ حضور کا ظہور ایسے وقت میں ہوا۔ جب دنیا مصلح ربانی کی ضرورت شدت سے محسوس کر رہی تھی۔ اور حالات زمانہ مامور من اللہ کا تقاضا کر رہے تھے۔ پھر زمین و آسمان سے حضور کی صداقت کے لئے نشان ظاہر ہوئے۔ آسمان نے کسوف و خسوف کی صورت میں آپ کی تائید کی۔ جیسا کہ دار قطنی نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے۔ کہ مہدی علیہ السلام کے وقت میں رمضان کے مہینے میں چاند اور سورج کو اپنے اوقات مقررہ کی درمیانی تاریخوں میں گرہن ہوگا۔ اور یہ وہ نشان ہے۔ کہ جب سے دنیا بنی کبھی ایسا ظہور میں نہیں آیا۔ اسی طرح زمین پر طاعون نے اپنا دامن پھیلا کر منکرین کے خرمن حیات کو تباہ کر کے آپ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی احادیث میں مسیح موعود کے متعلق وارد ہے، کہ یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر۔ یعنی مسیح موعود صلیب کو توڑیگا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔ اس حدیث کو حقیقت پر حمل کرنا عند العقل معقول نہیں، جس طرح جنگلوں میں جا کر خنازیر کو قتل کرنا ایک بے معنی بات ہے۔ اور اس شخص کا جس کو اصلاح خلق کے لئے مامور کیا جائے۔ جنگلوں میں جا کر سوروں کا شکار کرتے پھرنا ایک لغو اور فضول کام ہے۔ اسی طرح لکڑی لوہے یا پیتل کی بنی ہوئی صلیبوں کو توڑنا بھی کوئی معنے نہیں رکھتا۔ کیونکہ عیسائی لوگ اس لکڑی لوہے یا پیتل کی عزت نہیں کرتے۔ جس سے صلیب بنائی جاتی ہے۔ بلکہ وہ اس عقیدہ کی بناء پر اسکو گلے میں ڈالتے ہیں جس پر صلیب بنائی گئی۔ پس اس حدیث کا منشاء مطلب ہے کہ مسیح موعود دلائل قاطعہ اور براہین شافیہ سے عقیدہ صلیب کو توڑیگا یہی وہ کام ہے - جو ہمارے آقا امام وقت مصلح ربانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام نے آ کر کیا - یعنی صلیبی قلعوں کو دلائل و براہین کی زبردست توپوں سے حملہ کر کے مسمار کر دیا۔ اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و علی عبدک المسیح الموعود وبارک وسلم۔ خاکسار عبد المجید قائد مجلس خدام الاحمدیہ شملہ

سلسلہ کی مالی ضروریات کو اپنی مالی ضروریات پر مقدم سمجھیں!

فرمایا "میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ تم اپنے اندر اخلاص اور محبت پیدا کرو۔ اور دن رات سلسلہ کیلئے قربانیاں کرکے اپنے آپکو ان لوگوں میں شامل کرو۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کی۔ سلسلہ کے کاموں کو اپنے کاموں پر مقدم سمجھو۔ سلسلہ کی تبلیغ کو اپنے بیوی بچوں سے باتیں کرنے پر مقدم سمجھو۔ سلسلہ کی مالی ضروریات کو اپنی مالی ضروریات پر مقدم سمجھو۔ اور اپنے اندر وہ حالت پیدا کرو۔ کہ جب کبھی خدا کی آواز تمہارے کانوں میں پڑے۔ تمہارا سر اسی جگہ جھک جائے اور تمہارے اندر اس کے خلاف ایک ذرہ سی بھی جنبش پیدا نہ ہو۔ یہ وہ ایمان ہے جو حقیقی ایمان کہلاتا ہے۔ جو دل سے ہر قسم کا گند دور کرکے انسان کو قوم کا سپاہی بنا دیتا ہے۔"

بارھویں سال میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر قربانی کریں

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز تحریک جدید کے جہاد کے متعلق آپ کو پہنچ رہی ہے۔ ہر جماعت کا سیکرٹری تحریک جدید اور امیر یا پریذیڈنٹ اور دوسرے عہدہ دار جائزہ لیں۔ کہ کیا انہوں نے اپنی بارھویں سال کے وعدوں کی فہرست مکمل کر لی ہے۔ اور وہ فہرست مرکز میں ارسال ہو چکی ہے۔ اور کیا مرکز سے اس کی منظوری کی اطلاع آ گئی ہے۔

اگر آپ کی فہرست مکمل نہیں۔ یعنی جس وقت آپ نے ارسال کی تھی بعض احباب ملے نہیں یا الیکشن کے کام میں مصروف تھے تو آپ اب اپنی بقیہ فہرست ارسال کرکے مکمل کریں۔ لیکن آپ یہ بھی نوٹ رکھیں۔ کہ تحریک جدید کے بارھویں سال کے وعدے میں نمایاں اضافہ کی ضرورت ہے۔ پس آپ اپنے ہر فرد تک یہ بات پہنچا دیں۔ کہ بارھویں سال کا وعدہ کرنے والے احباب گیارھویں سال کے وعدہ پر نمایاں اضافہ کرکے ثواب لیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اپنا اسوہ حسنہ اور مطالبہ بھی یہی ہے۔ کہ بارھویں سال میں احباب اپنی حیثیت سے بھی بڑھ کر وعدے لکھائیں۔

وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ مارچ ہے براہ راست وعدہ کرنے والے احباب حضور کے اس خطبہ کو پڑھتے ہی اپنا وعدہ لکھ کر حضور کی خدمت میں براہ راست ارسال فرمائیں۔ احباب کرام کو یاد رہے۔ کہ وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ مارچ ہے۔

تحریک جدید کے دفتر دوم کے جہاد میں شامل ہوں

دفتر اول وہ ہے جس میں حصہ لینے والے احباب شروع تحریک سے حصہ لیتے آ رہے ہیں اور اب انہوں نے بارھویں سال کا وعدہ ۱۰ مارچ تک کرنا ہے۔ دفتر دوم ان کے لئے ہے جنہوں نے گذشتہ سالوں میں کسی نہ کسی وجہ سے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ نہیں لیا۔ اور اب تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق بخش دی ہے کہ اس جہاد میں شامل ہو کر ثواب حاصل کریں۔ پس جو احباب نئے شامل ہو رہے ہیں۔ وہ دفتر دوم کے مجاہد ہیں۔ جس کا پہلا سال ۱۹۴۵ء تھا۔ جو کہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء کو ختم ہو گیا۔ اور اب دوسرا سال یکم دسمبر ۱۹۴۵ء سے شروع ہے۔ اس جہاد میں شامل ہونے کے لئے گذشتہ سال یہ شرط تھی۔ کہ شامل ہونے والا اپنی ایک ماہ کی آمد کا وعدہ پہلے سال کے لئے کرے۔ اور پھر اسے آئندہ سالوں میں بڑھاتا چلا جائے۔ لیکن اب دوسرے سال میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر دوم کے مجاہدوں کے لئے رعایت فرما دی ہے

شرح میں رعایت

"دفتر دوم کے لئے میں کچھ آسانی کر دیتا ہوں۔ پہلے میں نے ایک مہینے کی تنخواہ کی شرط رکھی تھی۔ لیکن اب میں نصف اور تین چوتھائی تنخواہ کی بھی اجازت دیتا ہوں۔ یعنی جس طرح چندہ دیا جا سکتا ہے۔ پورے مہینے کی تنخواہ دے کر بھی۔ اور اگر پورے مہینے کی تنخواہ نہ دے سکتا ہو۔ تو وہ اپنی تنخواہ پچھتر فیصدی دے کر بھی شامل ہو سکتا ہے اگر پچھتر فیصدی بھی نہ دے سکتا ہو تو پچاس فیصدی دے کر بھی شامل ہو سکتا ہے۔"

اب چونکہ بہت سے لوگ فوج سے واپس آ گئے ہیں۔ اور ان کی تنخواہیں پہلے سے کم ہو گئی ہیں اس لئے میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا یہ وعدہ اسی سال کی تنخواہ کے حساب سے ہوگا۔ تنخواہ اسے تھوڑی ملتی ہو۔ یا بہت۔ مثلاً ایک شخص کو فوج میں اڑھائی سو ماہوار ملا کرتی تھی۔ لیکن اب اسے پچاس روپیہ ملتی ہے۔ تو اب اس کا چندہ پچاس روپیہ ہو جائے گا۔ ہاں اس کا فرض ہوگا۔ کہ ہر سال کچھ نہ کچھ اضافہ کرتا چلا جائے۔"

پس اگر کوئی دفتر دوم میں شامل ہونے والا پوری ایک ماہ کی آمد دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو اپنی آمد کا ۳/۴ یا ۱/۲ حصہ دے کر شامل ہو سکتا ہے۔ اور کم سے کم شرح آمد کا نصف ہے۔ جو شخص پہلے سال میں ایک ماہ کی پوری آمد دے کر شامل ہو چکا ہے۔ وہ اب دوسرے سال میں اگر زیادہ کی طاقت نہیں تو نصف آمد دے کر شامل ہو جائے۔ اور پھر اس پر اضافہ کرتا جائے۔ حتیٰ کہ اس کے ۱۹ انیس سال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پورے ہو جائیں۔

روحانی سلسلہ جاری رہے

دفتر اول کے مجاہدوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی جگہ دفتر دوم کا ایک مجاہد کھڑا کریں۔ تا ان کے ۱۹ انیس سال پورے ہونے کے بعد ان کا روحانی سلسلہ منقطع نہ ہو۔ بلکہ ان کی روحانی نسل جاری رہے۔ پس دفتر اول کا ہر مجاہد کم سے کم دفتر دوم کا ایک مجاہد کھڑا کریں۔

انسپکٹروں سے تعاون فرمائیں

دفتر دوم کے کامیاب کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو انسپکٹروں کا بھی تقرر منظور فرمایا ہے۔ اور ان میں سے ایک گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم کے حلقہ میں۔ دوسرا شیخوپورہ۔ لائل پور۔ جھنگ اور سرگودھا کے حلقہ میں کام کر رہے ہیں۔ احباب کرام ان سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔

فوجیوں اور بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے لئے وعدوں کی تاریخ

وہ جماعتیں جن میں اردو بولی اور سمجھی نہیں جاتی یا وہ جماعتیں اور افراد جو ہندوستانی جماعتوں پر مشتمل ہیں۔ یا وہ افراد جو فوجی خدمات کے سلسلہ میں برما۔ آسام اور پائی فورس وغیرہ میں گئے ہوئے ہیں۔ اور ان تک اخبارات کا پہنچنا بھی محال ہے۔ یا بہت دیر کے بعد اخبار ملتا ہے۔ بعض فوجیوں اور بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کی طرف سے اطلاع ملی ہے۔ کہ حضور کا بارھویں سال کے اعلان کا خطبہ یکم فروری ۱۹۴۶ء تک نہیں پہنچا۔ حالانکہ دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید سے ۲۴ دسمبر کی ڈاک سے روانہ کیا گیا تھا۔ مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین نے یکم فروری کو لکھا کہ آپ کا ایک خط تو مل گیا۔ جس میں وعدوں کی تحریک تھی۔ مگر حضور کا خطبہ نہیں پہنچا۔ بذریعہ ہوائی ڈاک ارسال کریں۔ تا میں تحریک کر سکوں۔ ان کو خطبہ ہوائی ڈاک سے ارسال کیا گیا۔ پس بیرون ہند کی ان جماعتوں کے لئے جو ہندوستانی افراد پر مشتمل ہیں۔ یا ہندوستانی فوجی جو سمندر پار یا آسام وغیرہ میں ہیں۔ ان کے لئے وعدوں کی تاریخ ۳۰ اپریل ہے۔ مگر دفتر اول کے بارھویں سال کے وعدوں کے بارے میں ایک بات احباب کو یاد رکھنی چاہیئے۔ اور وہ یہ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑھتے ہوئے تحریک جدید کے تبلیغی اخراجات کے پیش نظر آپ کے سامنے اپنا اسوہ حسنہ پیش فرمایا۔ کہ حضور ایدہ اللہ پہلے سال سے ہر سال دس فی صدی اضافہ فرماتے آ رہے تھے۔ اور دسویں سال میں نویں سال سے ساڑھے تین گنا سے زیادہ اضافہ کرکے دس ہزار عطیہ عطا فرمایا۔ جو تمام احمدیہ جماعت کے ہر فرد سے بڑھا ہوا تھا۔ اور پھر گیارھویں سال میں بھی تبلیغی اخراجات کے پیش نظر اس پر اضافہ فرمایا۔ اور اب بارھویں سال میں بھی اس پر اضافہ کرکے عطا فرمایا۔ تا بارھویں سال ہر احمدی گیارھویں سال کے اپنے چندے پر نمایاں اضافہ کرے۔ ہندوستان کے اکثر احباب نے شاندار اور قابل تعریف اضافہ کرکے اپنے امام کی خوشنودی حاصل کی ہے۔ بیرون ہند کے احباب کرام کو بھی قابل تعریف اضافوں کے ساتھ اپنے وعدے بارھویں سال کے اپنے امام کے حضور پیش کرنا ہے۔

اس کے علاوہ دفتر دوم کے سال دوم کے لئے بھی ان احباب کو شامل کرنا ہے۔ جنہوں نے ابھی تک اس جہاد میں اپنے آپ کو شامل نہیں کیا ہے۔ ان کو بھی اسی اصول پر دفتر دوم میں شامل کرنا ہے۔ جو حضور فرما چکے ہیں۔ نیروبی سے مکرم چوہدری بشارت احمد خانصاحب کی اطلاع ہے۔ کہ دفتر اول کے بارھویں سال اور دفتر دوم کے سال دوم کی فہرستیں تیار کی جا رہی ہیں۔ اور بفضل خدا یہ فہرستیں نمایاں اضافہ سے ہیں۔ بہت جلد

انشاء اللہ تعالیٰ حضور کی خدمت میں ارسال ہونگی۔ پس امید ہے۔ کہ بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتیں ہر دو فہرستیں شاندار اضافوں کے ساتھ پیش حضور کریں گی۔ اور ۳۰ اپریل کا وقت جو مقرر ہے۔ اس کے اندر پیش کرنے کی پوری جدوجہد ہوگی۔

بیرونی ممالک کے باشندوں کیلئے تاریخ

بیرون ہند کی وہ جماعتیں جو اسی ملک کے باشندوں پر مشتمل ہیں۔ ان کے لئے دفتر اول کے بارھویں سال کے وعدوں اور دفتر دوم کے سال دوم کے وعدوں کی تاریخ ۳۰ جون ہے۔ پس وہ جماعتیں اور افراد بھی اپنے وعدے وقت کے اندر پیش کرکے رضاء الٰہی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

نتیجہ امتحان دینیات سیکنڈ ایر تعلیم الاسلام کالج قادیان

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۸۸	محمد امین	۳۷/۱۰۰	۱۰۰	الطاف حسین	۴۲	۱۱۶	سلیم الدین	۶۴
۸۹	سعید احمد	۴۳	۱۰۱	سید شفیق الحسن	۳۸	۱۱۷	مسعود احمد عاطف	۶۹
۹۰	چودھری فیض احمد	۵۹	۱۰۲	مسعود احمد	۳۳	۱۱۸	محمد شریف	۵۹
۹۱	عبدالسمیع نون	۴۶	۱۰۴	نصیر الدین	۲۷	۱۱۹	حافظ عطاء الحق	۷۱
۹۲	عبدالکریم	۴۴	۱۰۷	میاں فضل الٰہی	۴۷	۱۲۰	بشیر احمد	۴۱
۹۴	بہاء اللہ	۵۱	۱۰۸	نذیر احمد	۵۶	۱۲۲	محمود احمد صادق	۵۲
۹۵	ہارون رشید ارشد	۴۶	۱۱۰	غلام احمد	۴۹	۱۲۵	محمد ادریس عیسیٰ	۶۷
۹۶	سید منیر احمد	۳۶	۱۱۱	محمود احمد	۴۱	۱۲۶	ملک مسعود احمد	۴۰
۹۷	خلیل احمد	۴۷	۱۱۲	عبداللطیف ملتانی	۵۴	۱۲۷	سردار منور احمد خاں	۳۳
۹۸	صلاح الدین ناصر	۶۴	۱۱۴	چودھری مختار احمد	۶۱	۱۲۸	چودھری نذیر احمد	۷۴
۹۹	محمد ظہیر الدین	۳۷	۱۱۵	عبدالحمید سعید	۳۵	۱۲۹	محمد شریف	۶۹

نور الحق سکرٹری مجلس تعلیم

جماعت ہائے احمدیہ کے امراء سے ضروری درخواست

تمام امراء جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ احباب جماعت سے مشورہ کرکے ہمیں اطلاع دیں۔ کہ اگر واقفین تجارت کو ان کے شہروں میں بھجوایا جائے۔ تو جماعت انہیں کیا اور کس قسم کی سہولتیں بہم پہنچائے گی۔ جبکہ سرمایہ واقفین کا ہوگا۔

ان کے شہر میں واقفین تجارت کونسی تجارت بہتر طریق پر کرسکتے ہیں۔ کیا ان کی جماعت میں ایسے احباب ہیں۔ جو کہ واقفین کو اپنے پاس رکھ کر تجارتی ٹریننگ دلا سکیں۔ یا کوئی ہنر مقامی جماعت کے خرچ پر سکھا سکیں۔

(ناظم تجارت قادیان)

جماعت احمدیہ سونگھڑہ پر غیر احمدیوں کے مظالم

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ گذشتہ ستمبر سے سونگڑہ کے غیر احمدی وہاں کے احمدیوں کو بے حد تکالیف پہنچا رہے ہیں۔ غیر احمدی متحد ہو رہے ہیں۔ محلہ رسول پور کے احمدیوں کا بائیکاٹ کر دیا گیا۔ علاوہ ازیں بیمار ہونے کی حالت میں طبی امداد سے روکا گیا۔ آخر مجبور ہو کر ہمارے یہ مخلص احمدی بھائی اپنے رشتہ داروں کے ہاں دوسرے محلہ میں چلے گئے۔ اس پر ان کے گھروں کو لوٹ لیا گیا۔ پولیس نے ان احمدی احباب پر زیر دفعہ ۱۰۷ کا مقدمہ چلا دیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ظالموں کو کیفر کردار کو پہنچائے۔ اور احمدی احباب کو ان کے مظالم سے بچائے۔ جماعت کے ایک مخلص فرد جناب غلام الدین صاحب ایسے محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب ڈپٹی کے عہدہ پر مقرر ہوگئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں۔ کہ یہ ترقی سلسلہ اور مقامی جماعت کے لئے بابرکت ہو۔ خاکسار منظور احمد از بانیود لالکمانہ

ٹاؤن کمیٹی قادیان کی طرف سے نوٹس

ٹاؤن کمیٹی قادیان نے بذریعہ ریزولیوشن ۲۹۶ مورخہ ۱۸-۲-۴۶ تجویز کیا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل مفہوم کے بائی لاز زیر دفعہ ۱۰ پنجاب نرس رجسٹریشن ایکٹ حدود کمیٹی کے اندر لوکل گورنمنٹ سے منظور کروائے جائیں۔ اگر حدود کمیٹی کے اہالیان میں سے کسی صاحب کو اس کے متعلق کوئی مزید مفید رائے دینی ہو یا اس کے خلاف کچھ کہنا ہو۔ تو ایک ماہ کے اندر اندر ٹاؤن کمیٹی قادیان کو اس کی اطلاع دیں۔

بائی لاز یہ ہیں

(۱) کوئی عورت جس نے اپنا نام بطور نرس۔ ہیلتھ وزیٹر۔ مڈوائف۔ نرس دائیہ۔ ٹرینڈ دائیہ یا دایہ زیر دفعہ ۱۴ پنجاب نرس رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۳۲ء رجسٹر نہ کرایا ہو۔ وہ حدود ٹاؤن کمیٹی قادیان کے اندر پریکٹس کرنے کی مجاز نہ ہوگی۔

اگر کوئی عورت اس کی خلاف ورزی کرتی ہوئی یا اس کے متعلق حصہ لیتی ہوئی یا بائی لاز کے اصل مقصد کو نقصان پہنچاتی ہوئی ثابت ہوگئی۔ تو فسٹ کلاس مجسٹریٹ کی عدالت سے پہلی دفعہ ۵۰/- روپیہ تک اور دوسری دفعہ یا دو سے زائد دفعہ ایسی ہی خلاف ورزی کا ارتکاب کرنے والی کو ۲۵۰/- روپیہ تک سزائے جرمانہ ہو سکے گی (سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی قادیان)

عاجزانہ درخواست دعا

بندہ قریباً نو دس سال سے بے ہوشی و تشنج کے مرض میں مبتلا ہے۔ پہلے رات کو سوتے ہوتا تھا۔ پھر دن خیریت سے گذر جاتا ہے اور اگلی رات پھر سوتے ہوئے کئی دفعہ ہو جاتا ہے۔ دورہ سے پہلے یہ ایک ایک دہیب اور ڈراونی آواز نکلتی ہے۔ بندہ اپنے والدین کا ۲۲ کا اکلوتا لڑکا ہے۔ بندہ کے والدین اور عاجز سخت فکر مند ہیں۔ تمام بزرگان و احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ کہ بندہ کی عاجلہ و کاملہ شفا کے لئے درد دل سے دعائیں فرمائیں (خاکسار عبد الرشید از مڈھ رانجھا)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۷ فروری - امریکہ کے مشہور مقالہ نویس مسٹر والٹر ونچل نے یہ ہیجان خیز اعلان کیا ہے۔ کہ تیسری عالمگیر جنگ شروع ہو چکی ہے۔ اس جنگ میں برطانیہ قریبًا تمام ممالک (جن میں جرمنی اور جاپان بھی شامل ہیں) کی مدد سے روس کے خلاف لڑائی کر رہا ہے۔

مدراس ۲۷ فروری - کل صبح ایک ہجوم نے انڈو سیلون ریلوے ایکسپریس گاڑی کو روک لیا۔ پولیس نے اس ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلا دی۔ جس سے ۸ اشخاص شدید زخمی ہوئے۔ جب گاڑی کھڑی ہوئی تو اس پر پتھروں کی بارش کی گئی۔ خشت باری زیادہ ہونے پر مسافر گاڑی سے نیچے اتر آئے۔ خشت باری سے قریبًا نصف درجن کانسٹیبل بھی شدید زخمی ہوئے۔ ہجوم نے پولیس پارٹی پر حملہ کر دیا۔ ایک پولیس افسر زخمی ہؤا۔ چند پولیس کانسٹیبلوں کی رائفلیں چھین لی گئیں۔

قاہرہ ۲۷ فروری - ہزاروں مصری طلباء کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ برطانوی امپیریلزم کے خلاف "مزاحمت کی جنگ" کا اعلان کر دیا جائے۔ میٹنگ میں برطانوی مال اور انگریزی زبان کا بائیکاٹ کرنے کا بھی اعلان کیا گیا۔

کراچی ۲۷ فروری - سندھ کے مختلف حصوں سے گردن توڑ بخار کی اطلاعات وصول ہوئی ہیں۔ حکومت سندھ اس مرض کے انسداد کے لئے موثر تدابیر اختیار کر رہی ہے۔

کلکتہ ۲۷ فروری - وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی تین گھنٹہ تک طلباء سے گفت و شنید کے بعد واپس جا رہے تھے۔ انہوں نے طلباء کو یہ سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ کہ انٹرمیڈیٹ کے انگریزی اور ورنیکلر امتحانات میں مزید التوا کا امکان نہیں چند طلباء نے ان کی کار کو سخت نقصان پہنچایا۔

نیویارک ۲۷ فروری - مانچوریا سے اطلاع ملی ہے۔ کہ مزید ہزاروں روسی فوج ڈیرن اور پورٹ آرتھر پہنچ گئی ہے۔

لاہور ۲۷ فروری - سونا ۔۔۔ ۸۴ پونڈ ۔۔۔ ۵۹ روپے۔ چاندی ۔۔۔ ۱۴۲ امرت سر سونا ۔۔۔ ۸۶-۱۲ روپے۔

کن برا ۲۷ فروری - آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ مسٹر میکموہن بال کو مملکت متحدہ برطانیہ - آسٹریلیا - نیوزی لینڈ اور ہندوستان کے نمائندہ کی حیثیت سے اس اتحادی کونسل میں شامل کر دیا گیا ہے۔ جو جاپان پر کنٹرول کر رہی ہے۔

نیویارک ۲۷ فروری - بین الاقوامی واقعات کے مشہور تبصرہ نگار ڈریو پیرسن نے کل یہ کہا - کہ روس اپریل میں ترکی پر حملہ کر دیگا۔

نئی دہلی ۲۷ فروری - سرکاری طور پر اعلان ہؤا ہے - کہ کل شام کے وقت جنگی قیدیوں کے ایک کیمپ میں جو وسط ہند میں واقع ہے۔ چند جاپانیوں نے بلوہ کر دیا۔ اور کیمپ توڑ کر نکل جانے کی دھمکی دی۔ بعد کی اطلاع یہ ہے۔ کہ امن بحال کر دیا گیا۔ چند قیدیوں کو نقصان جان بھی پہنچا۔

یروشلم ۲۷ فروری - یہودی دہشت انگیزوں نے گذشتہ شب فلسطین میں تین ہوائی میدانوں پر چھاپے مارے۔ رائل ایر فورس کے چودہ طیاروں کو تباہ کر دیا گیا۔ ان کے علاوہ آٹھ کو نقصان پہنچا۔

ملبورن ۲۶ فروری - باد و باراں کے ایک زبردست طوفان نے آج ملبورن میں خوب ہلڑ مچایا۔ اس طوفان کی رفتار ایک سو میل فی گھنٹہ تھی۔ جابجا سیلاب آئے۔ پانی گھروں کے اندر گھس گیا۔ ٹرینیں اور گاڑیاں رک گئیں۔ ہوائی سروس معطل ہو گئی۔

اوٹاوہ ۲۷ فروری - رائل کینیڈین ایر فورس کو ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہؤا ہے - کہ بہت سے کینیڈین افسروں کو ڈسچارج کیا جا رہا ہے تا کہ وہ رائل انڈین فورس میں بھرتی کئے جا سکیں۔

جبل پور ۲۷ فروری - صوبجات متوسط میں سردیوں میں بارش نہ ہونے اور شروع جنوری میں اولے پڑنے سے فصلیں بالکل برباد ہو گئی ہیں - قیمتیں ایک ہفتہ سے بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں کئی جگہ تو قیمتوں میں ۶۲ فیصدی اضافہ ہو گیا ہے۔

پیرس ۲۷ فروری - فرانسیسی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جمعہ سے فرانس اور سپین کی سرحد بند کر دی گئی ہیں - فرانس نے سپین میں متوقع گڑبڑ - اور سپین گورنمنٹ کے نازی رویہ کے مدنظر یہ اقدام کیا ہے

دہلی ۲۸ فروری - کمانڈر انچیف نے آج کونسل آف سٹیٹ میں بیان کیا - کہ ہندوستانی فوجیں کل سے انڈونیشیا سے پیچھے ہٹانی شروع کر دی جائیں گی - اس کارروائی کے لئے پانچ ماہ درکار ہوں گے۔

لاہور ۲۸ فروری - گورنر پنجاب نے اسمبلی کی تینوں بڑی پارٹیوں مسلم لیگ، کانگرس اور اکالی کے لیڈروں سے ملاقات کریں گے

پونا ۲۷ فروری - بمبئی روانہ ہونے سے پہلے سر آغا خان نے ایک ملاقات میں کہا "گاندھی جی سے میرے مذاکرات نہایت امید افزا ہیں"

لاہور ۲۷ فروری - لیگ پارٹی کے صدر نواب ممدوٹ اور ڈپٹی لیڈر سردار شوکت حیات خاں کے علاوہ مندرجہ ذیل عہدہ داران چنے گئے ہیں میاں اللہ یار خاں دولتانہ چیف وہپ - رانا نصر اللہ اسسٹنٹ وہپ - میاں نور اللہ سیکرٹری صوفی عبد المجید اسسٹنٹ سیکرٹری - چھ اصحاب کی ایگزیکٹو کمیٹی بھی بنائی گئی - مندرجہ ذیل اصحاب اس کے ممبر چنے گئے ہیں - ملک سر فیروز خاں نون شیخ کرامت علی - میاں ممتاز دولتانہ مسٹر مبارک علی شاہ بیگم شاہ نواز۔

لاہور ۲۸ فروری - کانگرس پارٹی نے لالہ بھیم سین سچر کو اسمبلی کا لیڈر بالاتفاق منتخب کر لیا ہے - دیوان چمن لال پنجاب کی اسمبلی سے مستعفی ہو رہے ہیں - صرف سنٹرل اسمبلی میں کام کریں گے۔

بیت المقدس ۲۸ فروری - کل سے بیت المقدس میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے البتہ جنوبی حصہ شہر کو جہاں عرب آبادی ہے مستثنٰی قرار دیا گیا ہے۔

نیویارک ۲۸ فروری - نیویارک کے ۴۲ ہزار ٹرانسپورٹ ورکرز کی ہڑتال ختم ہو گئی ہے۔

لنڈن ۲۸ فروری - ڈیلی میل رقمطراز ہے - کہ ہندوستان کے فسادات کی اصل وجہ ہندوستان کی تمنائے آزادی ہے۔

دہلی ۲۸ فروری - نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے وزرائے اعظم کی دعوت پر امیر البحر ماؤنٹ بیٹن آئندہ ماہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ جائیں گے۔

بمبئی ۲۸ فروری - دکن کرناٹک اور نواحی علاقوں میں قحط زدگان کو امداد پہنچانے کے لئے ایک ریلیف کمیٹی بنائی گئی ہے

لاہور ۲۸ فروری - اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی اور اکالی پارٹی میں آج پھر نواب ممتاز دولتانہ جنرل سیکرٹری کے مکان پر سمجھوتہ کی گفتگو ہوئی۔

بمبئی ۲۸ فروری - آج ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ موجودہ شورش کے نتیجہ میں میونسپل کارپوریشن کا تقریبًا سات لاکھ روپیہ کا سامان تلف ہؤا - محکمہ تار و ڈاک کا دو لاکھ - اور محکمہ خوراک کا دو لاکھ روپیہ کا نقصان ہؤا - نیز عوام کو کئی لاکھ روپیہ کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔

لاہور ۲۸ فروری - صدر کانگرس مولانا ابوالکلام آزاد نے کل ایک بیان میں ان طالب علموں کی جنہوں نے گورنر پنجاب کی موٹر پر پتھر برسائے مذمت کی۔ آپ نے کہا ہر عقلمند ایسی حرکات کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے یہ ملک کے کاز کو سخت نقصان پہنچانے والی باتیں ہیں۔

لاہور ۲۸ فروری - ملک خضر حیات خاں تین حلقوں سے کامیاب ہوئے تھے - اب انہوں نے زمینداروں کے دو حلقوں سے استعفٰی دے دیا ہے اب صرف خوشاب کے حلقہ کی نمائندگی کریں گے۔

بٹاویہ ۲۸ فروری - جاوا کے برطانوی کمانڈر انچیف نے کل ایک بیان میں بتایا - کہ ہندوستانی فوجوں کو صرف اس لئے یہاں لایا گیا ہے۔ کہ وہ ایسٹ انڈیز کے قریب تھیں۔ جب کام پورا ہو جائے گا۔ انہیں واپس بھیج دیا جائیگا۔

نورمبرگ ۲۸ فروری - اتحادی ٹریبونل نے جو جرمن مجرموں کے مقدمات کی سماعت کر رہا ہے - ربن ٹراپ کی اس درخواست کو نامنظور کر دیا ہے جس میں اس نے مسٹر چرچل کو صفائی کی شہادت کے لئے طلب کیا تھا

لاہور ۲۸ فروری - ملک خضر حیات خاں نے آج وزارت عظمٰی سے استعفٰی گورنر کے سامنے پیش کر دیا۔ جس پر گورنر پنجاب نے آپ کو اس وقت تک کام کرنے کے لئے کہا - جب تک نئی وزارت نہ بن جائے۔

دہلی ۲۸ فروری - آج سنٹرل اسمبلی میں فنانس ممبر نے اگلے سال کا بجٹ پیش کیا - اور بتایا - کہ اگلے سال ایک اَرب - چوالیس ۴۴ کروڑ پچانوے لاکھ کا گھاٹا رہے گا - اس کی وجہ یہ ہے - کہ فوج کے اخراجات اندازہ سے بڑھ گئے ہیں۔